بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلاَۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَی خَاتَمِ الأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِین، نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِہِ وَصَحْبِہِ أَجْمَعِین،

أَمَّا بَعْدُ:

35: منہج سلف میں سے مخالف کا رد کرنا ہے

کن سلفیاً علی الجادۃ، لشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس عظیم اور پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں "من منهج السلف الرد على المخالف" (منہج السلف میں سے مخالف کا رد کرنا ہے)۔

منہج السلف کی بنیادی تعلیمات میں سے ایک یہ تعلیم بھی ہے جو آج ہم سب مل کر سیکھنا اور سمجھنا چاہتے ہیں کہ جو مخالف ہے(کس چیز کا؟قرآن اور سنت اور منہج سلف کا یا اگر مختصراً کہا جائے منہج سلف کا۔کیونکہ منہج سلف کس چیز پر قائم ہے؟ قرآن اور سنت پر قائم ہے) جو مخالف ہے منہج سلف کا اُس کا رد کیا جاتا ہے اور یہ "من باب النصيحة"، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ"۔اور نصیحت کا بنیادی حصہ ہے کہ جس سے غلطی ہوتی ہے اس کی غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

اگر غلط کو غلط نہ کہا جائے تو پھر نصیحت ہوتی کیا ہے؟!کیونکہ اصل لفظ نصیحت کا نصح سے لیا گیا ہے جس میں کسی چیز میں اگر کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو درست کرنا مقصود ہوتا ہے۔کپڑے اگر پھٹ جائیں تو ان کو پیوند کرنا نصح میں سے ہے۔جب انسان کوئی غلطی کرتا ہے تو اس غلطی کی نشاندہی کرنا تاکہ وہ غلطی اس شخص کو بھی پتہ چل جائے جس سے غلطی ہوئی ہے اور دوسروں کو بھی پتہ چل جائے کہ یہ غلطی ہے تاکہ اس سے آگاہ ہو جائیں متنبہ ہو جائیں اور دور ہو جائیں اسے نصیحت کہتے ہیں۔تو آج کا ہمارا موضوع ہے "من منهج السلف الرد على المخالف"۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" إنه من المتقرر عند أئمة السلف رحمهم الله" (یہ بات یقیناً متقرر ہے آئمہ سلف کے ہاں (متقرر یعنی کیا ہے ؟یعنی اُن کے نفس کے اندر مضبوطی سے موجود ہے اور اس پر ان کااقرار بھی ہے اور قرار اور سکون بھی ہے))۔ یقیناً دل کے اندر ان کے لیے وہ نظریہ ہے جس پر وہ مضبوطی سے اپنے دل پر گرہ دے چکے ہیں ان کا قرار اور سکون ان ہی مسائل میں ہے کوئی عام بات نہیں ہے۔ کیا ہے؟" الرد على المخالف" (مخالف کا رَد کرنا)" وسواء"،اب ذرا غور سے سنیں" وسواء كان المخالف من أهل السنة والجماعة" (اگرچہ مخالف اہل سنت والجماعت میں سے ہی کیوں نہ ہو)۔

ایک سنّی سلفی ہے اُس کی مخالفت کرتا ہے اس کا بھی رَد کریں ؟اُس کا بھی رد کریں۔ کوئی مخالفت کر سکتا ہے؟ کوئی اہل سنت میں سے سنّی مخالفت کر سکتا ہے؟ کر سکتا ہے بشر ہے۔ معصوم ہے کیا؟ معصوم نہیں ہے۔ بشر ہے معصوم نہیں ہے غلطی کا امکان ہے اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے، نصوص کو سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے، نصوص کی تصحیح و تضعیف میں غلطی ہو سکتی ہے۔ جب غلطی ہوئی یا غلطی کا اندیشہ ہوا اجتہادی غلطی سے تو مخالفت ہو جاتی ہے، جب مخالفت ہوئی تو پھر اس کا رَد بھی کرنا لازمی ہے۔

اور اس میں فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کی بڑی پیاری بات شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نقل کرتے ہیں فُٹ نوٹ (footnote) میں شرح میں:

"لكن إن كان المنتقد من أهل السنة والجماعة" (اگر جس کی نقد کی گئی ہے جس کی غلطی کا رَد کیا گیا ہے اگر وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہو)" وأخطاؤه في الأمور التي لا تخل بالعقيدة" (اور اس کی جو خطاء ہے وہ ایسے مسئلے میں ہے جس کا تعلق عقیدے سے نہیں ہے اور عقیدے میں کوئی خلل نہیں ہے اس سے)" فهذا تذكر ميزاته" (تو ایسے شخص کی جو اچھائیاں ہیں وہ بھی بیان کی جاتی ہیں)۔

اہل سنت میں سے ہے اس سے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ وہ بشر ہے معصوم نہیں ہے اگر علماء غلطی نہ کرتے تو انبیاء ہوتے (یہ قاعدہ نوٹ کر لیں آپ کہ اگر علماء غلطی نہ کرتے تو انبیاء ہوتے) تو عالم سے غلطی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ معصوم نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جب کسی سنّی عالم سے اہل سنت والجماعت میں سے سلفی عالم سے کوئی غلطی ہو جاتی

ہے تواس غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ اس کا مقام باقی رہتا ہے اس کا احترام باقی رہتا ہے اور اس کی اجتہادی غلطی تصور کی جاتی ہے اوراس کی اچھائیاں بھی بیان کی جاتی ہیں۔

’’فهذا تذكر ميزاته وحسناته تغمر زلاته في نصرته للسنة‘‘ (اور جو اس کی اچھائیاں ہیں وہ اس کی ان غلطیوں کو ڈبو دیتی ہیں اس کی اچھائیوں میں)’’أما إن كان المنتقد‘‘ (اور اگر جس کی تنقید کی گئ جس کی غلطی بیان کی گئ)’’من أهل الضلال‘‘ (اہل الضلال، گمراہ شخص ہے اہل الضلال میں سے بدعتی ہے)’’فلا يجوز لنا أن نذكر حسناته‘‘ (توہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ ہم اس کی حسنات کا ذکر کریں)۔

((یہ موازنات کا منہج باطل منہج ہے اور یہ اہل بدع کا طریقہ اور راستہ ہے حزبیوں کا راستہ ہے))۔

تو اس سے ہمیں کیا سبق ملا ہے؟ کہ غلطی کرنے والا اگر غلطی کرتا ہے (ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش غلطی کرتا ہے) تو اس غلطی کی نشاندہی کرنی چاہیے یہ نہیں کہ ہمارا استاد ہے تو اس کی معافی ہے، نہیں! سلف صالحین (رحمۃاللہ علیہم أجمعین) اگر اپنے والد سے بھی کوئی غلطی ہوتی تو اس کی بھی نشاندہی کرتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے کسی کی پراپرٹی نہیں ہے اور دین کی بقاء دین کی سلامتی اسی میں ہے کہ اس کا حق ادا کیا جائے اور دین کا حق کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ علم کا حق کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ کہ اسے پاک اور صاف رکھا جائے ہر آلودگی سے، ہر کمی سے، ہر نقص اور عیب سے۔ کوئی چیز کب کیسے پیور (Pure) رہتی ہے صاف رہتی ہے؟ جب ہر قسم کی خرابی اور کدورتوں سے اسے صاف اور پاک رکھا جاتا ہے۔ علم کس طریقے سے پاک رہے گا؟ اگر ایک عالم غلطی کرتا ہے اگرچہ اجتہادی غلطی ہے اس کی اس کو دین میں شامل کر دیا ہے "خاموش رہو یہ ہمارا اپنا عالم ہے غلط نہ کہو"۔ پھر دوسرے عالم نے غلطی کی پھر تیسرے نے غلطی کی پھر دسویں نے غلطی کی کیونکہ معصوم تو نہیں ہے غلطی تو ہو جاتی ہے دین میں کیا بچے گا مجھے بتائیں؟! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ میں غلطی کروں اس کی معافی ہے اس کی نشاندہی نہیں کرنی چاہیے اگر مخالف دوسرا غلطی کرے اس کی نشاندہی کرنی چاہیے کیونکہ وہ بدعتی ہے؟!

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم غلطی کر ہی نہیں سکتے یہ ہماری غلطی بھی دین بن جاتی ہے! (سبحان اللہ)۔ یہ تو اہل بدع کا منہج ہے متعصب مذاہب کا منہج ہے کہ جو قول کا امام کا آگیا ہے وہ دین بن گیا ہے چاہے قرآن اور سنت کے مخالف کیوں نہ ہو، اور سلف نے اس کے خلاف جنگ کی ہمیشہ اس باطل مذہب کو توڑنے کی کوشش کی ہے لیکن کچھ بقایاجات باقی رہے ہیں

اور چوتھی صدی میں ان کو تقویت ملی اور تقویت بڑھتی گئی کیونکہ علم کم ہوتا گیا علم کا نور لوگوں کے دلوں میں کم ہوتا گیا اور ایک زمانہ ایسا بھی تھا ایسے لوگ بھی موجود تھے جو یہ کہا کرتے تھے کہ کوئی بھی آیت اگر ہمارے اصحاب کے قول کے مخالف ہے تو وہ آیت ہی منسوخ ہے!

اُصحاب کا قول قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے کلام سے بڑھ کر ہو گیا ہے! کوئی حدیث ہمارے اُصحاب کے قول کے اگر مخالف ہے یا ٹکراتی ہے تو وہ حدیث منسوخ ہے یا وہ مرجوح ہے! (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔((یہ منہج ہے سلف کا نہیں یہ منہج ہے اہل بدع کا، اہل الاہواء کا منہج ہے))۔

اور یہ کہ اگر اہل سنت میں سے کوئی غلطی کرتا ہے تو حدادیوں نے کیا کیا ہے (دوسری ایکسٹریم (extreme) دیکھیں آپ) کہ اہل سنت سے ہی خارج کر دیا ہے (حدادی ہیں)۔ اُن میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ فتح الباری کو جلا دینا چاہیے۔((ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری جو زمانے میں دنیا میں معروف ترین اور معتبر ترین شرح ہے صحیح بخاری کی))۔

کسی اور نے کہا المنہاج صحیح مسلم کی شرح جو ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کو جلا دینا چاہیے۔ کیوں؟ دونوں بدعتی ہیں۔ اور اُن کے ظالم نے کہا شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا مجموع الفتاویٰ بھی جلا دینا چاہیے ((شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ))۔

یہ کون سا مذہب ہے اور منہج ہے میرے بھائی! دونوں ایکسٹریمز (extremes) ہیں، ایک طرف سے تو سب چلتا ہے اور دوسری طرف سے کچھ چلتا ہی نہیں ہے صرف ہم چلیں گے اور دونوں مذاہب باطل مذاہب ہیں۔

حق کہاں پر ہے؟ "الوسطیۃ" میانہ روی میں افراط اور تفریط سے پاک۔ عالم غلطی کرتا ہے اپنا استاد غلطی کرتا ہے ادب کے دائرے میں رہ کر نشاندہی کی جاتی ہے اس کا مقام اس کا احترام باقی رہتا ہے کیونکہ وہ معصوم نہیں ہے، عالم ہے اور عالم سے غلطی ہونے کا امکان ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وسواء كان المخالف من أهل السنة والجماعة خالف في مسألة فقهية" (اگر اہل سنت والجماعت کا عالم ہے مخالفت ہو گئی ہے (مسئلہ فقہیۃ میں مخالفت ہو گئی ہے))"أو عقدية" (یا عقیدے کے مسئلے میں اختلاف ہو گیا ہے (کسی جزوی مسئلے میں اختلاف ہو گیا ہے))۔ ابن خزیمہ سے غلطی ہوئی ہے بعض مسائل میں، ابن حزم سے غلطیاں

ہوئی ہیں بعض عقیدے کے مسائل میں۔ ہم کہتے ہیں امام ابن حزم، امام ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ کیونکہ مجموعی طور پر اہل سنت میں سے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی ہوئی کہ نہیں ہوئی؟ مرجیۃ الفقہاء میں سے ہیں لیکن مجموعی طور پر امام ہیں کہ نہیں؟ اس غلطی کی وجہ سے اجتہادی غلطی کی وجہ سے مجتہد عالم ہیں اس وجہ سے ان کو دائرہ اہل سنت سے خارج نہیں کیا گیا۔ "أو كان المخالف من أهل البدع" (یا مخالف اگر اہل بدعت میں سے بھی ہو تب بھی اس کا رَد کرنا چاہیے)۔

اور یہاں پر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے جو باب باندھا ہے "الرد على المخالف" نصیحت نہیں کہا۔ اس لیے جو لوگ یہ کہتے کہ نصیحت کا لفظ اچھا ہے نصیحت ہونی چاہیے تو علماء بعض اوقات اس میں تفریق نہیں کرتے، اگرچہ نصیحت کا لفظ زیادہ آسان ہے اچھا لفظ ہے آپس میں نصیحت کی جاتی ہے رَد تو نہیں کیا جاتا۔ یہاں پر دیکھیں اگر اہل سنت والجماعت میں سے ہے تب بھی رَد ہے ایک ہی لفظ ہے اگر اہل بدعت میں سے ہے تب بھی رَد ہے (سبحان اللہ)۔

تو پھر فرق نہیں ہے دونوں میں کیا؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں "و لا يلزم في الرد على المخالف ذكر حسنات المردود عليه" (اور یہ لازم نہیں ہے جب کسی مخالف کا رَد کیا جائے جس نے مخالفت کی ہے کہ اس کے حسنات اور اس کی اچھائیاں بیان کی جائیں) "أو الموازنة بين الحسنات والسيئات" (یا موازنہ کیا جائے اس کی اچھائیوں اور بُرائیوں میں)۔

اب دلائل دیکھیں، یعنی جب آپ کسی کی غلطی بیان کرتے ہیں اس کا رَد کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ اچھا کام بھی تو کرتا ہے اس کی اچھائیاں بھی تو ہیں اس کی نیکیاں بھی تو ہیں وہ کیوں نہیں بتاتے تم لوگ؟! ڈاکٹر ذاکر نائیک کا رَد کیا ہے اس کی اچھائیاں بھی تو ہیں لاکھوں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے لاکھوں لوگ راہ راست پر آئے ہیں، تبلیغی جماعت کا رَد کرتے ہو کئی سنگرز جو ہیں انہوں نے سنگنگ کو چھوڑا ہے فلم اسٹار نے توبہ کی ہے، فلاں نے توبہ کی ہے اُن کی اچھائیاں تو بیان کیا کرو نا! سنیں ذرا شیخ صاحب فرماتے ہیں اسے کہتے ہیں منہج الموازنات اور یہ طریقہ غلط ہے شرعاً جائز نہیں ہے کیونکہ اہل بدعت کا طریقہ ہے اہل باطل کا طریقہ ہے۔

اب دلائل دیکھیں ذرا شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "فقد مدح الله المؤمنين من غير ذكر مساوئهم" (اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مدح کی ہے قرآن مجید میں کہ نہیں کی؟ مومن معصوم ہیں؟ نہیں نا، کچھ غلطیاں بھی ہوئی ہیں غلطیاں بیان

کی ہیں۔جب مدح مقصود ہوتی ہے تو غلطی بیان کی جاتی)’’وذم الله الكافرين والمنافقين والفاسقين من غير ذكر محاسنهم‘‘ (اور جب مذمت کی ہے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں یعنی) کافروں کی مذمت کی ہے منافقین کی بھی مذمت کی ہے فاسقین کی بھی مذمت کی ہے کیا ان کی کوئی اچھائی بیان کی ہے؟)’’من غير ذكر محاسنهم‘‘(اُن کی اچھائیوں کا ذکر کیے بغیر))۔

قریش نے کعبے کی تعمیر کی کہ نہیں؟ حلال مال سے کی کہ نہیں؟ اچھا کام تھا کہ نہیں؟ کہیں پر ذکر ہوا کہ وہ اچھا کام بھی کیا کرتے تھے کبھی؟(سبحان اللہ)۔

منافقین نماز پڑھتے تھے کہ نہیں؟ ظاہراً تو پڑھتے تھے نا۔ ظاہراً جہاد میں حصہ بھی لیتے تھے کہ نہیں؟ روزہ بھی رکھتے تھے ظاہراً کہ نہیں؟ کوئی اچھا کام تو کرتے تھے کہ نہیں؟ کہیں پر کسی منافق کا جب ذکر ہوا ہے کوئی اچھائی آپ نے کبھی سنی کسی آیت یا حدیث میں؟ چلو کلمہ تو پڑھ لیا نا وہ خوبی کافی نہیں ہے؟! نہیں۔

اچھا فاسقین جو دیکھیں آپ کہ جب فاسق کے فسق کا ذکر ہوتا ہے چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جاتی ہے پھر تعریف کی جاتی ہے کہ نمازی بھی تو ہے کلمہ بھی پڑھنے والا ہے اچھا کام بھی کرنے والا ہے؟ قذف کی بات آئی ہے (کسی مسلمان مرد یا عورت پر تہمت لگانا زنا کی) کوڑے کا ذکر آیا ہے کوئی اچھی بات بھی آئی ہے کہ نمازی بھی ہے اچھا بھی ہے چلو کوڑے تو لگ گئے ہیں اسے لیکن وہ نمازی پکا تھا یا اچھا بندہ تھا اس کی اچھائی کبھی نہ بھولنا؟!

جب کسی کی مدح مقصود ہوتی ہے غلطی بھی وہ کر بیٹھتا ہے تو مدح اس کی باقی رہتی ہے، جب مذمت کسی کی مقصود ہوتی ہے اور اس کی اچھائی بھی ہوتی ہے تو اس کی اچھائی بیان نہیں کی جاتی کیا مطلب ہے کیا کہنا چاہتے ہیں شیخ صاحب یہاں پر؟

یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب غلطی اہل سنت میں سے کسی کی ہوتی ہے اور ہمارا مقصد غلطی کا رد ہے اس کا رد نہیں ہے تو پھر غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے اور اس کی اچھائیاں بھی بیان کی جاتی ہیں، جب اہل بدعت میں سے کوئی غلطی کرتا ہے تو مقصد غلطی کا رد بھی ہے اس کا رد بھی ہے اس لیے اس کی اچھائیاں بیان نہیں کی جاتیں۔

دونوں میں فرق کیا ہے آپ تو انصاف کی بات کرتے ہو یہاں پر کیا انصاف ہے غلطی دونوں سے ہوئی آپ نے کہا عقیدے کے مسئلے میں بھی ہو سکتی ہے؟

شیخ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ شرح میں خود فرماتے ہیں، فرماتے ہیں (دونوں میں فرق دیکھیں ذرا) ایک اہل سنت والجماعت میں سے ہے اس نے ساری زندگی علم اور تعلیم میں گزاری ہے قرآن اور سنت کا دفاع کیا ہے منہج سلف کا دفاع کیا ہے، اصولوں کے مطابق زندگی بسر کی ہے پاؤں پھسل گیا غلطی ہو گئی لیکن اس کی زندگی علم اور تعلیم اور منہج اس کا اہل سنت کا منہج ہے غلطی ہو گئی ہے کیونکہ وہ بشر ہے معصوم نہیں ہے اور غلطی کا امکان ہے۔ ایک طرف یہ ہے، دوسری طرف یہ ہے (بائیں جانب سمجھ لیں یہ)، اب یہ جو ہے اس نے زندگی ساری بدعت پر گزاری ہے اور اس کے اصول بھی بنائے ہیں اور ان اصولوں کے مطابق بدعت کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کی ہے۔ غلطی اِس نے بھی کی ہے غلطی اُس نے بھی کی ہے، اچھائیاں یہ بھی کرتا ہے اُس سے برائیاں بھی ہوتی ہیں، اچھائیں یہ بھی کرتا ہے بُرائیاں اُس سے بھی ہوتی ہیں اب اِس کا حق کیا ہے ہمارے اوپر کیا دونوں کا حق برابر ہے؟ اگر دونوں کو برابر کیا جائے عدل ہے یا ظلم ہے؟ ظلم ہے۔ تو دونوں میں فرق ہونا چاہیے کہ نہیں؟ ہونا چاہیے۔ فرق کیا ہونا چاہیے؟ کہ یہ جو اہل سنت میں سے ہے جب یہ غلطی کرتا ہے غلطی کی نشاندہی کی جاتی ہے لیکن اس کا احترام اس کی قدر اور اس کا اہل سنت میں جو مقام ہے وہ باقی رہتا ہے کیونکہ اس کے اصول (بات اصولوں کی ہے) صحیح ہیں منہج صحیح ہے۔

یہ جو بدعتی ہے اس نے محاربت کی ہے صحیح اصولوں کی اپنے اصول بنائے ہیں (اپنے اصول ہیں بدعتیوں کے) اُس کے لیے الولاء والبراء قائم کیا ہے کہ نہیں کیا؟ اُس کے لیے دوستی اور دشمنی قائم کی ہے کہ نہیں؟ جہمی دیکھیں، اُن سے پہلے رافضی دیکھیں، اُن سے پہلے خارجی دیکھیں۔ خارجی ہیں، رافضی ہیں، جہمی ہیں، معتزلی ہیں، کلابی ہیں، اَشعری ماتریدی ہیں، صوفی ہیں، تبلیغی جماعت والے لے لیں کوئی بھی لے لیں آپ، عقلانی لے لیں ہر بندے کے اپنے اصول ہیں کہ نہیں؟ جو مخالفت کرتا ہے اِن اصولوں کی وہ ان کا دوست رہتا ہے باقی؟ نہیں رہتا نا۔

اچھا یہ اصول ہیں قرآن وسنت اور منہج سلف کے مطابق ہیں یا مخالف ہیں؟ مخالف ہیں۔ جو شروع سے مخالفت کرتا آرہا ہے وہ اچھا کام بھی کرتا ہے نیکیاں بھی کرتا ہے، روزے بھی رکھتا ہے، نماز بھی پڑھتا ہے، دعوت توحید بھی دیتا ہے۔ دیتے ہیں دعوت توحید کہ نہیں؟ اپنے طریقے سے کرتے ہیں۔

اس لیے بعض لوگوں کو بڑا دھوکا ہوا ہے کہ بن لادن توحید کی دعوت دیتا ہے، جماعت الدعوۃ والے توحید کی دعوت دیتے ہیں اہل حدیث ہیں۔ لیکن کیا اُن کا منہج صحیح ہے؟!

توحید عقیدے کا ایک حصہ ہے، عقیدے کا لفظ عقیدے کا مفہوم توحید سے زیادہ وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ارکان ایمان کا ایک حصہ ہے اور توحید اس میں سے ایک حصہ ہے اور باقی جو عقیدے کے اصول ہیں جو منہج قائم کیا ہے اہل سنت والجماعت نے اور اس منہج پر اور اِن اصولوں پر اجماع ہے اہل سنت والجماعت کا اور اگر اہل سنت میں سے کوئی مخالفت کرتا ہے کسی بھی جزوی اصول میں تو اس کی غلطی اجتہادی غلطی تصور کی جائے گی نا کہ اسے اہل سنت سے خارج کیا جائے گا کیونکہ اس کے اصول بچپن سے ہی بہتر ہیں اور اچھے ہیں اور حق پر ہیں۔ جس کے اصول شروع سے ہی غلط ہیں اور اُن کے لیے الولاء والبراء اس نے قائم کیا ہوا ہے تو دونوں برابر ممکن ہیں کیا؟! اس لیے عین انصاف یہی ہے کہ دونوں برابر ہو نہیں سکتے۔

اہل سنت میں سے اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو غلطی کی نشاندہی کی جائے گی اور یہ سن لیں سارے واللہ سب سے بڑی ناانصافی یہ ہوتی ہے اگر کوئی ہم میں سے یا ہمارے علماء میں سے (ہم میں سے مراد ہم میں سے اہل حدیث یا جو سلفی ہے) کوئی غلطی کرتا ہے کہتے ہیں نشاندہی مت کریں غلطی کی۔ جو یہ کہتا ہے کیسا سلفی ہے وہ؟!

علماء نے علماء کا رد کیا ہے۔ صحابہ کرام نے اس کا رد نہیں کیا؟! اور سخت الفاظوں میں کیا ہے لیکن جیسے جیسے لوگ علم سے دور ہوتے گئے تو اُن کو شیطان نے یہ وسوسہ کیا ارے اگر اپنے عالم کے خلاف بات کرو گے تو پھر لوگ بد ظن ہو جائیں گے!

بد ظن تو وہ ہو گا جو جاہل ہے اہل علم اور طلاب علم تو بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ واللہ ہمارے علماء کو آپ ذرا نصیحت کر کے دیکھیں، اور کچھ غلط ہے تو ادب کے دائرے میں رہ کر آپ اس کی نشاندہی کر کے دیکھیں، دیکھیں رجوع کیسے کرتے ہیں۔ اور سلف سے رجوع کیسے ثابت ہے؟ کئی مسائل میں انہوں نے رجوع کیا ہے کیونکہ وہ حق کے متلاشی ہیں وہ جانتے ہیں کہ عالم تب تک عالم رہتا ہے جب تک وہ کہتا رہتا ہے کہ میں طالب علم ہوں، جب وہ کہتا ہے کہ میں بس عالم بن گیا ہوں میرے جیسا کوئی نہیں ہے (Now "Dare to Ask") اب بات ختم ہو گئی اب علم کا دروازہ بند کر دیا اُس نے اپنے اوپر!

شیخ صاحب فرماتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا ذکر کیا ہے مدح کی ہے غلطیوں کی نشاندہی نہیں کی، جب مذمت کی کافروں کی منافقوں کی اور فاسقوں کی اُن کی غلطیاں بیان کیں اچھائیاں بیان نہیں کیں، "وقد حذر النبي

صلى الله عليه وسلم أمته من أهل الأهواء'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ کی ہے تحذیر کی ہے اپنی امت کو اہل اہواء سے اہل بدع سے)''دون إلتفات إلى ما فيهم من حسنات'' (اوران کی اچھائیوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہی نہیں ہے اور نہ ہی ذکر کیا ہے)''وذكر النبي صلى الله عليه وسلم عيوب أشخاص معينين'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض خاص لوگوں کے بعض عیوب کا ذکر کیا ہے بعض غلطیوں کا ذکر کیا ہے جو ان میں عیب تھے("معينين" بعينهم ، بذاتهم))''ولم يذكر محاسنهم'' (اور اُن کی اچھائیاں بیان نہیں کیں)''من باب النصيحة'' (نصیحت کے باب میں سے)۔

قرآن مجید میں دلائل آئے ہیں، اب احادیث میں سے دو قسم کے ہمیں دلائل ملتے ہیں ایک عمومی طور پر جب اہل بدعت کا رَد کیا بغیر کسی کا تعین کرتے ہوئے بدعت کا رَد کیا ہے اور ان گروہوں میں سے کسی کی کوئی اچھائی بیان نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ''بدعت سے عمومی طور پر رَد کر دیا ہے۔

اور تہتّر فرقوں کی حدیث بہتّر فرقے جہنم میں جا رہے ہیں امتی کا لفظ بھی ہے "میری امت میں سے"، بہتّر فرقے جہنم میں بھی جا رہے ہیں کہیں پر فرمایا ہے کہ نمازی بھی ہیں، اچھے کام بھی کرتے ہیں میری امت میں سے ہیں؟ جہنم کا ذکر ہے یہاں پر مقصود ان کی مذمت ہے کیونکہ اہل بدعت میں سے اہل اہواء میں سے ہیں تو جب مذمت مقصود ہے تو اچھائی کا ذکر کیا ہی نہیں ہے بلکہ اس میں شروع سے لے کر آخر تک مذمت ہی مذمت ہے۔

تفرقے کی بات سے لے کر جہنم تک دیکھیں آپ مذمت ہے کہ نہیں کہیں پر محاسن کسی اچھائی کا ذکر ہوا ہے؟ نہیں ہوا اگرچہ سارے کافر نہیں ہیں۔ "میرے امتی" سارے کافر ہو گئے ہیں کیا؟ نہیں! ان میں سے وہ بھی ہیں جو دائرہ اسلام سے بھی خارج ہوئے ہیں لیکن ان میں سے اکثریت وہ ہیں جو اہل بدعت میں سے ہیں اور مسلمان باقی رہے ہیں لیکن کیونکہ ''عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي'' أصحابی کے منہج کی مخالفت کی ہے''عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ'' پر قائم ہیں قرآن اور سنت کی بات تو کرتے ہیں سارے۔ جتنے بھی گروہ آج موجود ہیں امت میں جتنے بھی فرقے موجود ہیں اپنے دلائل کس روشنی میں پیش کرتے ہیں؟ قرآن اور سنت کی روشنی میں۔ فرق کیا ہے ہم بھی وہی کرتے ہیں وہ بھی وہی کرتے ہیں؟ صحابہ کی

قید نہیں ہے صحیح منہج نہیں ہے ان کے پاس، جن کے پاس یہ قید ہے صحابہ کی، صحیح سمجھ صحیح فہم ہے قرآن اور سنت کی فرقۃ الناجیہ میں سے ہیں اور جن کے پاس غلط فہم ہے یہ قید نہیں ہے جس کی وضاحت کی گئی ہے بار بار قرآن میں اور سنت میں اور اس پر اجماع ہے سلف امت کا اور ان کے متبعین کا، اس دور میں بھی اور آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اس قید کو پس پشت ڈال دیتے ہیں صرف قرآن اور سنت کی بات کرتے ہیں اور ٹھوکر بھی کھاتے ہیں!

تو عمومی طور پر اہل بدعت کا رد کیا محاسن کا ذکر نہیں کیا اچھا خصوصی طور پر بعض لوگوں کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں کیا؟ آیئے دیکھتے ہیں اب خصوصی طور پر نام لے کر خاص شخص کا یا اشارہ کر کے یا نام لے کے برائی تو بیان کی ہے غلطی اور نقص بیان کیا ہے لیکن اس کے ساتھ اچھائی بیان نہیں کی ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

"فعن عائشة رضي الله عنها" (سیدہ عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں)"قالت، تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی)﴿هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (آل عمران: 7)"قالت" (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں)"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)"فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ"(جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو اس کی پیروی کی اتباع کرتے ہیں قرآن مجید میں سے جو متشابہ ہیں)"فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ" (تو اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے متعلق فرمایا ہے ان سے بچ کر رہو ان سے متنبہ رہو (آگاہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان ہی لوگوں سے))"رواه البخاري و مسلم في صحيحها"۔

خلاصہ:

قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں اس آیت کریمہ کے متعلق پہلے بھی ہم پڑھ چکے ہیں اس لیے میں ابھی مزید تشریح نہیں کرتا تفسیر نہیں کرتا۔ قرآن مجید میں دو قسم کی آیات ہیں محکم آیات اور متشابہ آیات ہیں، جو محکم آیات ہیں وہ بنیادی آیات ہیں قرآن مجید قائم ان ہی بنیادی آیات محکم آیات پر ہے، دوسری قسم کی آیات جو بہت کم ہیں متشابہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تاکہ پتہ چلے کہ کون پکا مومن ہے، کون کچا مومن

ہے اور کون نیچ والا ہے اور کون منافق ہے تو اللہ تعالیٰ آزماتا ہے (سبحان اللہ)۔ تو جو الراسخون فی العلم ہیں (اہل علم، اہل ایمان، اہل تقویٰ، اہل توحید، اہل سنت) جن کا منہج درست ہے وہ محکم پر قائم رہتے ہیں اور متشابہ کی تصدیق کرتے ہیں ﴿اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا﴾ (ہمارا ایمان ہے محکم پر بھی متشابہ پر بھی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے)۔ جن کے دل میں کوئی بیماری ہے زیغ ہے ٹیڑھا پن ہے جن کا منہج ہی ٹیڑھا ہے صراط مستقیم سے ہٹ کر ہے (اصل خرابی اُن کے چلنے پھرنے میں نہیں ہے نہ ان کی آنکھوں میں نہ ہاتھ پاؤں میں ہے خرابی دل میں ہے زیغ دل کے اندر پیدا ہوتا ہے)۔ خرابی دل کے اندر ہے کیا ہے انہوں نے کیا کیا؟ متشابہ کو لیا محکم کو چھوڑا۔

اہل سنت والجماعت اہل حق کیا کرتے ہیں؟ محکم پر عمل کرتے ہیں متشابہ کو لوٹاتے ہیں محکم کی طرف یہ الراسخون فی العلم ہیں اور آج آپ دیکھتے ہیں۔

اور آخر میں کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے؟ ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (اے عقل مند لوگو! نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں صرف اور صرف جو عقل مند ہیں)۔ اس سے بڑھ کر کیا نصیحت ہوگی؟!

آج جو متشابہ پر عمل کرتے ہیں اور اکثر امت آج متشابہ پر عمل کرنے والی ہے محکم کو پس پشت ڈالنے والی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے اعتبار سے بھی!

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرش پر مستوی ہے (کما یلیق بجلالہ سبحانہ وتعالیٰ)۔ اہل وحدت الوجود نے یہاں تک کہہ دیا کہ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طٰہٰ: 5) یہ آیت متشابہ میں سے ہے۔ واللہ ترازو ہی انہوں نے اُلٹ کر دیئے ہیں سارے! آئمہ سلف کا ان کے متبعین خلف کا اجماع ہے اس بات پر کہ یہ آیت محکم ہے متشابہ میں سے نہیں ہے ۔ سات سورتوں میں (قرآن مجید کی سات سورتوں میں) اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے تکرار کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ تکرار کس لیے ہوتا ہے عربی زبان میں؟ تاکید کے لیے اور جو بات تاکید سے کی جائے وہ پھر متشابہ رہتی ہے؟!

بالکل اُسی طریقے سے جیسے قبر پرستوں نے کہا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ کہتے ہیں یہ متشابہ میں سے آیات ہیں۔ دلائل متشابہ میں سے ہیں جن میں منع کیا گیا ہے بُت پرستی شرک ہے، بُت پرستی کوئی شرک نہیں ہے اور باقی جو ذکر کیا گیا ہے وہ متشابہ میں سے ہے۔ یہاں تک کہ احمد رضا خان بریلوی صاحب نے کتاب لکھی "الأمن

والعلی لنا عتی المصطفی بدافع البلاء" تین سو پچاس (350) دلیلیں قرآن اور سنت میں سے اور تورات کی آیات بھی شامل بیچ میں کر دی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل کشا حاجت روا ہیں اور ان کو پکارنا شرک نہیں ہے۔(تین سو پچاس (350)، سبحان اللہ !)۔

یعنی لوگ اس قدر گر جائیں گے، امت میں ایسا زمانہ ایسا وقت بھی آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا واللہ کہ جہالت عام ہو جائے گی علم کم ہوتا جائے گا، اور رویبضہ بھی بول پڑے گا جس کی کوئی وقعت نہیں کوئی قدر و قیمت نہیں لیکن بولنے والا بنے گا لوگ سننے والے ہیں اُس کے! اور آج دیکھیں داڑھی پگڑی ہونی چاہیے بس پھر دین میں جو بھی کچھ کرنا ہے جو بھی فساد برپا کرنا ہے جو بھی فساد مچانا ہے جو بھی تبدیلی کرنی ہے مرضی ہے کسی کی مجال ہے کوئی روک کر دکھائے! ہیں نا جاہل اتباع کرنے والے پیچھے لگنے والے تقلید کرنے والے ہیں نا! رعاع ہیں" غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ "ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔((تو یہ عام کی دلیل ہے))۔

اب خاص کی دلیل سنیں ذرا" وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ، سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ "((یہ بھی عام میں سے ہے صحیح مسلم کے مقدمے میں) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آخر الزمان میں ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں ایسی باتیں کریں گے جو کبھی تم لوگوں نے سنی نہیں ہیں اور نہ ہی تمہارے باپ دادوں نے سنی ہیں)" فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ "(بس اُن سے بچ کر رہنا اُن سے دوری اختیار کرنا)۔

یہ الولاء والبراء ہے میرے بھائیو! کون دوست ہے ہمارا کون دشمن ہے ہمارا، کس کے ساتھ ہم نے رہنا ہے کس سے ہم نے بیزاری کرنی ہے آج ہماری اکثریت نہیں جانتی (إلا من رحم الله سبحانه و تعالى)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ آئیں گے جو ایسی باتیں کریں گے جو آپ نے کبھی نہیں سنیں اور نہ آپ کے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ کس نے سنا تھا آج تک کہ ﴿اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی﴾ متشابہ میں سے ہے نئی بات ہے کہ نہیں؟! اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کس نے سنا تھا؟! اللہ تعالیٰ ہر چیز میں حل ہو چکا ہے (نعوذ باللہ) کس نے سنا تھا؟! دہشت گردی جہاد بن جائے گی کس نے سنا تھا؟! مسلمانوں کا قتل عام کرنا جہاد میں سے ہو گا کس نے سنا تھا؟!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا ہے نا کہ لوگ آئیں گے اور خوارج نکلیں گے قتل عام کریں گے لیکن جہاد کا لفظ ہے مجاہدین ہوں گے ؟! تو نئی بات کیا ہے ؟ کہ اس دہشت گردی کو جہاد بنانا ہے کہ یہی مجاہدین ہیں ۔زندہ جلانا ایک مسلمان کو (زندہ جلانا!) کبھی سنا تھا یہ بھی جہاد ہے ؟!

کالے سیاہ چہروں والے ! یہ جو اوپر کالا آپ نقاب دیکھتے ہیں نا یہ اُن کا نقاب نہیں ہے یہ اُن کے دل کی کالک ہے جو اُن کے چہروں پر اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے ! کبھی سنا تھا آپ نے کہ مجاہدین اپنا منہ چھپا کر جہاد کرتے تھے ؟! منہ کون چھپاتا ہے مجاہد منہ چھپاتا ہے یا چور اور ڈاکو منہ چھپاتا ہے کون منہ چھپاتا ہے کون چھپاتا ہے ؟ کبھی سنا تھا کہ بزدل لوگ ، ڈکیت ، چور چوری کریں گے اور اُس چوری کو جہاد سمجھیں گے اچھا کام سمجھیں گے ؟!

ہمارا دین تو ایسا دین ہے اگر جانور کو بھی عذاب دیا جائے اس کی بھی پکڑ ہے جہنم کی وعید ہے !(اس سے بڑھ کیا وعید ہو سکتی ہے جہنم کی وعید ہے)۔ کتا اور بلی کی کیا قیمت ہے ہمارے نزدیک جانور ہیں لیکن ان کے خالق نے ان کو یہ قدر و قیمت دی ہے کہ میری مخلوق ہے میری مرضی ہے عذاب دے کر مارنا ہے اگر کلمہ پڑھنے والا مسلمان بھی قتل کرتا ہے جانور کو تو اُس کو بھی سزا ہے جہنم کی۔ کلمہ کہاں گیا اس کا؟ اگر کلمے پر عمل صحیح طریقے سے کرتا اس کو اللہ تعالیٰ کا خوف ڈر ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتا اپنی خواہش نفس کی پیروی نہ کرتا۔

نئی باتیں ہیں کہ نہیں ؟! سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ چودہ سو سال پہلے بات ہمیں بتائی ہے آج ہماری آنکھوں کے سامنے آرہی ہیں اور عجب بات یہ ہے کہ لوگ ان کے پیچھے بھی لگتے ہیں ! کبھی کسی نے سنی تھی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ ہزار چیزوں پر قادر نہیں ہے اللہ کے لیے مجھے بتائیں ؟! کس نے کہا ہے ہمارے باپ دادوں نے سنا ہے ؟ آج ہم نے سنا ہے کہ نہیں ؟ معتزلی بھی کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بعض چیزوں پر قادر نہیں ہے (شرم کرتے تھے نا تھوڑی شرم اُن میں بھی تھی !)، یا اللہ تعالیٰ ایک چیز پر قادر نہیں کہ مخلوق کے اللہ تعالیٰ عمل پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ عمل پیدا کرے گا تو پھر ظالم ٹھہرے گا نا، ظلم تو کر نہیں سکتا، اَشاعرہ نے بھی یہی کہا ہے کہ یعنی بعض چیزوں پر اللہ تعالیٰ قادر نہیں ہے۔ایک شخص آکر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہے ہزار چیز پر قادر نہیں ہے ! اَشاعرہ نے کہا ہے جیسے معتزلہ نے کہ اللہ تعالیٰ بعض ایسی چیزوں پر قادر نہیں ہے۔

ایسی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جو علم سے اور علم کے نور سے دور ہیں، ہم بات کرتے ہیں تو بات تو تلخ لگتی ہے نا لیکن سچ ہے کیا کہیں! ہم پڑھ کیا رہے ہیں؟"الرد على المخالف" مخالفت نہیں کریں گے رَد نہیں کریں گے تو پھر کیا پڑھنا ہے بند کریں پھر چلیں اپنے گھروں میں سوئیں! نہیں! کہتے ہیں نام کیوں لیتے ہو؟! آگے پتہ چلے گا نام کیوں لیتے ہیں۔ جو علم سے دور ہیں اور کورے ہیں وہ تو بے چارے کہتے ہیں کہ نام نہیں لینا چاہیے لیکن جو اہل علم ہیں وہ نام بھی لیتے ہیں اور سمجھاتے بھی ہیں۔

اور نام لینے میں کیا قباحت ہے؟! نام اس لیے لیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو عوام کو پتہ چلے کہ کون غلطی کر رہا ہے تاکہ اس کو بھی پتہ چلے جس نے غلطی کی کہ میں نے غلطی کی ہے۔ آج تو یہ زمانہ ہے کہ ہر بندہ یوں انگلی کر کے کہتا ہے سارے غلط ہیں اور میں ٹھیک ہوں اور ایسی آنکھوں پر اس نے عینک یا پٹی لگائی ہوئی ہے کہ اسے کچھ نظر نہیں آتا اپنے سوا، یا اپنے گروہ کے سوا اپنی جماعت کے سوا۔

اگر ہم جماعت اور فرقے کا نام لے کر غلطی کی نشاندہی نہیں کریں گے، میں نے ایک مرتبہ بن لادن کا نام لے کر کہا تھا کہ یہ خارجی ہے (آج سے دس بارہ سال پرانی بات ہے) بعض لوگ بیٹھے ہوئے تھے پریشان ہو گئے کہ یہ کیا ہو گیا ہے یہ تو مجاہد ہے کب خروج کیا تھا اُس نے کب اس نے تکفیر کی ہے؟! جب دلائل دیئے تب اُن کو عقل آئی اور تب پتہ چلا کہ واقعی آپ نے ٹھیک کہا ہے ہم تو اس کو بڑا مجاہد سمجھتے تھے۔ اور جتنے بھی اُن کے خلاف کوڈ ورڈز (code words) میں کہتے ہیں کہ فلاں کوئی شخص ہے جو ایسا کرتا ہے یا جو ایسا کرتا ہے اور قسم کھا کر کہا ہے کہ ہمارے ذہن میں کبھی نہیں آیا کہ بن لادن ہو سکتا ہے۔

اور کوڈ ورڈز (code words) میں بات کرنے کا فائدہ کیا ہے خوف ہے ڈر ہے؟! اگر اللہ تعالیٰ کا ڈر نہیں ہے تو کس کا ڈر ہے؟! (سبحان اللہ)۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے وہ پھر ہر کسی سے ڈرتے ہیں!

حق بات کی جاتی ہے ادب کے دائرے میں رہ کر دلیل کے ساتھ یہ گزارش ہے میری۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "ومعلوم" (یہ بات معلوم ہے) "أن أهل البدع لا يخلون من محاسن" (یہ بات بھی معلوم ہے کہ بدعتی جو اہل بدعت ہیں ان میں کوئی اچھائیاں بھی ہوتی ہیں محاسن بھی ہوتے ہیں) "فلم يلتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم إليها" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا ہی نہیں ہے) "ولم يذكرها"

(اور اس کا ذکر بھی نہیں کیا (کس چیز کا؟ محاسن کا اچھائیوں کا ذکر بھی نہیں کیا))''ولم يقل استفيدوا من محاسنهم'' (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ چلو بدعتی تو ہے لیکن ان کی جو اچھائیاں ہیں ان سے استفادہ حاصل کرو (سبحان اللہ))۔

اور شیخ صاحب فرماتے ہیں ایک کتاب ہے نوٹ کر لیں نیچے فُٹ ناٹ (footnote) میں لکھا ہوا ہے "منهج اهل السنة والجماعة في نقد الرجال و الكتب و الطوائف لفضيلة الشيخ العلامة الدكتور ربيع بن هادي المدخلي حفظه الله"۔یہ بڑی اچھی کتاب ہے پیاری کتاب ہے اس موضوع پر اگر کسی نے مزید استفادہ حاصل کرنا ہے تو اس کتاب کو بھی پڑھ لے اور ان شاءاللہ بہت ساری چیزیں بالکل صاف اور وضاحت کے ساتھ سامنے آئیں گی۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں''قال البغوي في شرح هذين الحديثين'' (ان دونوں حدیثوں کی شرح میں امام بغوی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں) سنیں!''قد أخبر النبي صلى الله عليه وسلم عن افتراق هذه الأمة'' (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے افتراق کے تعلق سے خبر دی ہے)''وظهور أهل الأهواء والبدع فيهم'' (اور اہل بدعت اور اہواء کا ظہور ہوگا امت میں)''وحكم بالنجاة لمن اتبع سنته وسنة أصحابه'' (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نجات وہی لوگ پائیں گے جو اتباع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی سنت کی)''فعلى المرء المسلم إذا رأى رجلاً يتعاطى شيئاً من الأهواء والبدع'' (اور جب کوئی مسلمان ایسے شخص کو دیکھے جو اہل اہواء یا بدع میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرتا ہے)''معتقداً أو يتهاون بشيء من السنن أن يهجره'' (یا کسی سنت میں سے جو سنن ہے ان میں سے کسی چیز میں تہاون اور تکاسل سے کام لیتا ہے (سستی کاہلی سے کام لیتا ہے))''أن يهجره'' (تو اس سے ہجر کرنا چاہیے (سبحان اللہ))''ويتبرأ منه'' (اس سے تبراء کرنا چاہیے)''ويتركه حياً وميتاً'' (زندہ مردہ اسے چھوڑنا چاہیے)''فلا يُسلم عليه إذا لقيه'' (اسے سلام نہ کرے جب اس سے ملاقات ہو)''ولا يُجيبه إذا ابتدأ'' (اور اگر وہ سلام کی ابتداء کرے تو جواب نہیں دینا چاہیے)''إلى أن يترك بدعته ويراجع الحق'' ((کب تک؟) جب تک کہ وہ بدعت سے توبہ نہیں کرتا رجوع نہیں کرتا اور حق کی طرف واپس نہیں پلٹتا)''والنهي عن الهجران'' (اور ہجر سے جو منع کیا گیا ہے)''فوق ثلاث'' (تین دن سے زیادہ)''فيما يقع بين الرجلين'' (جو دو لوگوں کے بیچ میں ہوتا ہے)''من التقصير في حقوق الصحبة والعشرة''

(دنیاوی مسائل میں جب دوستی یا عشرت کے حقوق میں کوئی حق تلفی ہوتی ہے (یہ اس وجہ سے ہے کہ دنیاوی مسئلے میں کسی کا کوئی لین دین کا مسئلہ ہو گیا ہے تو ہجر ہو جاتا ہے غصے میں دوری اختیار کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی اس غلطی کو سمجھے تو اس غلطی کی وجہ سے ہجر ہوتا ہے دوری اختیار کی جاتی ہے لاتعلقی کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن صرف تین دن))" دون ما كان في حق من الدين" (ناکہ اگر دین کے کسی حق میں حق تلفی ہو جاتی ہے)" فإن هجرة أهل الأهواء والبدع دائمة إلى أن يتوبوا " (اہل بدعت کی ہجرت (ہجرت سے مراد ہے ہجر کرنا اُن سے لاتعلقی اور ان سے دوری اختیار کرنا) جب تک کہ وہ توبہ نہیں کرتے)۔

کیونکہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے اہل بدعت میں سے کہ ہجر کرنا ہے صرف تین دن بعد نہیں کرنا۔ نہیں! یہ ہجر جو تین دن ہے جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ " تین دن سے زیادہ کوئی اپنے بھائی سے ہجر نہ کرے" یہ دنیاوی اُمور میں ہے لین دین کے مسئلے میں ہے اور تین دن کے بعد اُس سے سلام اور بات چیت واپس ہو جاتی ہے چاہے وہ حق واپس بھی نہیں کرتا۔ یہ اُس کا حق ہے مسلمان ہے غلطی اس سے ہو گئی ہے لیکن ایمانی دوستی ایمانی بھائی چارگی ابھی باقی ہے لیکن اگر کوئی اہل بدعت میں سے ہے بدعت پر قائم ہے بدعت کی طرف بلاتا بھی ہے جاہلوں میں سے نہیں ہے (میں نے پچھلے درس میں وضاحت کر دی تھی کہ عوام میں سے نہیں ہے) جو بدعت کی طرف داعی ہے اور بدعتی معروف ہے اپنی بدعت میں تو ایسے شخص سے ہجر کیا جاتا ہے سلام کا جواب تک بھی نہیں دیا جاتا۔ کب تک؟ جب تک وہ توبہ نہیں کرتا بدعت سے حق کی طرف واپس نہیں پلٹتا۔

"هذا بالنسبة للتحذير من أهل الأهواء والبدع" (یہ اہل اہواء اور بدع کی تحذیر اور ان سے آگاہی کے تعلق سے تھا)

"وأما بالنسبة لذكر النبي صلى الله عليه وسلم عيوب أشخاص معينين بدون ذكر محاسنهم" (اب ہم ان چیزوں کا ذکر کرتے ہیں ان مسائل کا ذکر کرتے ہیں یا ان حالات اور صورتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں کا خصوصی طور پر تعین کر کے ان کے بعض عیوب بعض غلطیاں بیان کی ہیں ان کا رد کیا ہے بغیر ان کی اچھائیاں بیان کرنے کے)۔

دونوں میں کیا فرق ہے؟ ابھی تک ہم نے عمومی طور پر کہ غلطی ہے اہل بدع ہے ان کی غلطی بیان کی ہے اور اس غلطی کی آگاہی کی ہے عمومی طور پر اب خصوصی طور پر متعینین لوگ (نام لے کر) یا اشارتاً بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں اللہ

تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے بعض لوگوں کی تنبیہ، تحذیر اور رد کیا ہے ان کا نام لے کر آیئے دیکھتے ہیں۔

1- شیخ صاحب فرماتے ہیں"فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ"(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اجازت مانگی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا ملنا چاہا، جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اس شخص کو)"قَالَ" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)"بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ" یا"أَوْ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ" (بئس اُخو العشیرۃ ہے، بئس ابن عشیرۃ ہے (یعنی بہت بُرا شخص ہے یہ، اپنی قوم میں سے بُرا شخص ہے یہ))۔[اور یہ صحیح بخاری کی روایت ہے]۔

"قال القرطبي رحمه الله" (اس حدیث کی شرح میں امام قرطبیؒ فرماتے ہیں (سنیں ذرا امام قرطبیؒ فرماتے ہیں))"في الحديث" (اس حدیث میں)"جواز غيبة المعلن بالفسق" (اس شخص کی غیبت کا جواز یعنی جائز ہونا ملتا ہے جو شخص اپنے فسق کا اعلان کرتا ہے (اپنی غلطی کو چھپا کر نہیں کرتا علی العلان غلطی اور فسق کرتا ہے ایسے شخص کی بُرائی بیان کرنا لوگوں میں غیبت میں سے نہیں ہے، اگرچہ غیبت کی تعریف میں شامل ہے لیکن یہ حلال اور جائز غیبت میں سے ہے))۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں امام قرطبیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے(رحمہ اللہ)"في الحديث جواز غيبة المعلن بالفسق أو الفحش أو نحو ذلك" (جو فحاشی یا فسق میں جو اعلانیہ طور پر ظاہر اً کرتا ہے)"أو نحو ذلك" (یا اس طریقے سے (اور بدعات بھی اور چیزیں بھی شامل ہیں تو ان کی غیبت کرنا لوگوں میں))۔کیونکہ وہ سن نہیں رہا تھا سامنے تو تھا لیکن سُن تو نہیں رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرما رہے ہیں تو اس نے سنا نہیں ہے(اُس شخص نے)۔بُرائی ہوئی کہ نہ ہوئی؟ جب نہیں سنا تو غیر موجودگی ہوئی نا تو غیبت ہوئی کہ نہ ہوئی غیبت ہے کیا؟ کسی شخص کی برائی ذکر کرنا اس کے پیٹھ پیچھے اگر اس کے سامنے بیان کی تو اسے ناپسند ہونا گواری ہو یہاں پر وہ ہوا کہ نہ ہوا؟ لیکن یہ وہ بُرائی جو جائز ہے یعنی کسی کی غلطی بیان کرنا جب وہ اپنی غلطی کا اعلان کرتا ہو اپنے فسق اور فجور فحاشی کا اعلان کرتا ہو تو اُس کی لوگوں میں غلطی

بیان کرنا اُس غلطی کارَد کرنا یہ غیبت میں سے نہیں ہے۔"أو نحو ذلك من الجور في الحكم والدّعاء إلى البدعة" (اور اس میں سے کسی حکم میں ظلم کرنا اور بدعت کی طرف بلانا بھی شامل ہے)۔

کوئی شخص داعی ہے بدعتی ہے، کوئی شخص ظلم کرتا ہے، فیصلے کرتا ہے غلط فیصلے کرتا ہے تو اس کے ظلم کی نشاندہی کرنا غیبت ہے؟ نہیں ہے غیبت۔ کوئی بدعتی ہے بدعت کی طرف بلاتا ہے آپ کہتے ہیں فلاں بدعتی ہے، ابھی ہم نے بن لادن کا ذکر کیا ہے، ڈاکٹر ذاکر نائیک کا ذکر کیا ہے، فلاں فلاں کا ذکر کیا ہے کیا غیبت کی ان کی؟ نہیں (الحمدللہ))۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے۔

"قال النووي" (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں)"و في الحديث مدارة من يتقي فحشه" (اس حدیث میں ایسے شخص کے ساتھ ایک خاص قسم کا تعلق اور مدارات ہوتی ہے کہ اس کے سامنے یعنی نرمی سے پیش آنا ہے تاکہ اس کے شر سے انسان محفوظ ہو جائے اسے مدارات کہتے ہیں)"من يتقي فحشه" (جس کی فحاشی سے بچنا مقصود ہو)"و جواز غيبة الفاسق المعلن فسقه" (اور اس میں یہ ثبوت بھی ملتا ہے کہ اس فاسق کی غیبت کرنا جائز ہے جو اپنے فسق کا اعلان کرتا ہے)"ومن يحتاج الناس إلى التحذير منه" (اور وہ شخص بھی ان لوگوں میں شامل ہے جن سے لوگوں کو تحذیر اور آگاہ کرنے کی ضرورت ہو)۔

کوئی شخص بدعتی ہے کوئی شخص فسادی ہے جیسے آج کل جہاد کے نام پر دہشت گردی عام ہو رہی ہے اگر کوئی شخص کسی گروہ کسی جماعت یا کسی شخص کا نام لے کر تحذیر کرتا ہے تو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"ومن يحتاج الناس إلى التحذير منه"۔ اب لوگوں کو ایسی جماعتوں اور ایسے لوگوں سے آگاہ کرنا لازمی ہے کہ نہیں ضرورت ہے کہ نہیں؟ ضرورت ہے تو یہ جائز ہے اور غیبت میں سے نہیں ہے۔

2-دوسری دلیل:"ولما ذكرت فاطمة بنت قيس رضى الله تعالیٰ عنها للنبي صلى الله عليه وآله وسلم" (جب سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے (معروف صحابیہ نے) ذکر کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے)"أن معاوية بن أبي سفيان وأبا جهم خطباها" (کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان اور سیدنا ابو جہم نے (رضی اللہ عنہم أجمعین) انہیں شادی کے لیے پیغام بھیجا ہے (دونوں نے بھیجا ہے))"فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)"أَمَّا أبو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عن عَاتِقِهِ" (سیدنا ابو جہم کا تو یہ حال ہے کہ اپنی لکڑی

اپنے کندھے سے اُتارتا نہیں ہے)۔ مدح ہے یا مذمت ہے؟ مذمت ہے۔ موجود ہے وہ شخص؟ نہیں ہے۔ نام لے کر فرمایا ہے کہ نہیں؟ نام لے کر فرمایا ہے۔''وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ'' (اور سیدنا معاویہ کے پاس مال نہیں ہے فقیر ہے(فَصُعْلُوكٌ: یعنی فقیر ہے))''أَنكِحِي أُسَامَةَ بن زَيْدٍ'' (شادی کرنی ہے تو سیدنا اُسامہ بن زید سے شادی کر و یہ ان دونوں سے بہتر ہے)۔[اور یہ روایت صحیح مسلم کی روایت ہے]۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں''ولا شك أن للرجلين فضائل ومحاسن'' (کوئی شک کہ نہیں کہ دونوں کی (سیدنا ابو جہم کی بھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کی بھی) اچھائیاں ہیں فضائل ہیں)''ولكن المقام مقام نصيحة ومشورة'' (کیونکہ یہ جو مقام ہے اچھائیاں بیان کرنے کا نہیں ہے نصیحت اور مشورے کا مقام ہے)''لا يتطلب أكثر من ذلك'' (اس سے زیادہ اس مقام میں بات کرنا مناسب نہیں تھی)۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون بہتر ہے جاننے والا، فصاحت وبلاغت کا انتہا درجہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

تو اس سے کیا ثابت ہوا؟ کہ ضرورت کے وقت نام لے کر بھی کسی کی برائی بیان کی جاتی ہے۔

3-تیسری دلیل سنیں:''وعن عائشة رضي الله عنها أن هند بنت عتبة قالت'' (سیدہ عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ ہند بنت عتبہ نے یہ کہا)''يا رسول الله'' (اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''إن أبا سفيان رجل شحيح'' (کہ ابو سفیان بخیل شخص ہے(بخیل ہے))''وليس يعطيني ما يكفيني وولدي'' (مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو میرے لیے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو جائے)''إلا ما أخذت منه وهو لا يعلم'' (ہاں یہ کہ جو میں اس سے چھپ کر لے لیتی ہوں جب کہ اسے پتہ نہ ہو(یعنی یہ چوری تو نہیں سمجھی جائے گی))۔اب وہ شخص موجود نہیں ہے میرا خاوند ہے مجھے خرچ دیتا ہے تو کم ہوتا ہے میری ضرورت پوری نہیں ہوتی میرے بچوں کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ اب نام لیا اپنے خاوند کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لیا بُرائی بھی کی کہ نہیں کی؟ اب سنیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان (اگر یہ معاملہ غلط ہوتا تو ظاہر ہے روکتے بھئی غیبت کر رہی ہو خاوند کی غیبت کر رہی ہو! آیئے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا):''قَالَ''(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)''خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ'' (جو لے رہی ہو لیتی رہو(خُذِي:

لو) جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کفایت ہو (زیادہ نہیں معروف کے ساتھ، احسان اور معروف کے ساتھ))۔

یہ نہیں کہ جیب ہی خالی کر دو! کسی کا ادھار دینا ہے بیوی جائے اور جیب میں سے آدھے پیسے لے لے۔ کیوں؟ کیونکہ ڈاکٹر صاحب نے حدیث سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ"، بالمعروف نہ بھولنا، آج ہماری بہنیں خوش ہو جائیں ذرا جیبوں کا خیال رکھنا آج۔

ویسے مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ سے ہمارے ساتھی جتنے بھی ہیں (الحمد للہ) سب طلاب علم ہیں اور خیر پر ہی ہیں میرا خیال ہے کہ کنجوسی نہیں کرتے ہوں گے (ان شاءاللہ) اس لیے پریشان نہ ہونا اور ہماری بہنیں بھی خوش ہیں (الحمد للہ) ان کو ضرورت نہیں پڑے گی کہ وہ چھپ کر کچھ لیں اور اگر کوئی ایسا شخص بھی ہے تو وہ تھوڑا سا اپنے آپ کو ٹھیک کر لے ایک طرف بخیلی ہے جو مکمل مذمت ہے سچ بات ہے واللہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور دوسری طرف پھر مال تو جائے گا چاہیں نہ چاہیں تو بہتر ہے آپ خوشی خوشی خود دے دیں اور سخی بن جائیں اور بخیلی سے جان چھڑا لیں۔

"قال الحافظ ابن حجر رحمه الله" (اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں) "واستدل بهذا الحديث" (اس حدیث کو دلیل بنایا گیا ہے) "على جواز ذكر الإنسان بما لا يعجبه إذا كان على وجه الإستفتاء والإشتكاء ونحو ذلك" (اس حدیث کو دلیل بنایا گیا ہے کہ کسی انسان کا ذکر کرنا جب کہ جس بات کا ذکر کیا جا رہا ہے اس کے متعلق اسے ناپسند ہو فتویٰ لیتے ہوئے یا اس کے بارے میں یا اس کی شکایت کرتے ہوئے تو یہ بات جائز ہے یہ معاملہ جائز ہے اس حدیث میں اس کا ثبوت ملتا ہے اور اس طریقے سے اور مسائل بھی "ونحو ذلك") "وهو أحد المواضع التي تباح فيها الغيبة" (اور یہ ایک مواضع ہے ایک صورت ہے جس میں غیبت جائز ہوتی ہے)۔

اور غیبت چھ صورتوں میں جائز ہوتی ہے آخری باب وہی ہے (جلد بازی نہ کریں مت پوچھیں) آخری باب اس کتاب کا وہی ہے کہ غیبت چھ صورتوں میں جائز ہے ان میں سے ایک صورت یہ ہے جس کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "فلم ينكر عليها النبي صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہیں کیا سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کو اور نہ ہی نکیر کی ہے) "ذكرها للجانب السيء" (کہ انہوں نے اپنے خاوند کی برائی کی ہے اور صرف بُرائی کا ہی ذکر کیا ہے) "ولم يكلفها بذكر محاسن أبي سفيان" (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ کوئی اچھائی تو بیان کردو نا اُس کی)۔ چلو بخیل ہے پیسے بھی لیتی ہو چھپ چھپ کر کوئی اچھائی تو بیان کرو وہ کوئی اچھا کام بھی تو کرتا ہے کیونکہ اچھائی بیان کرنے کی مناسبت ہی نہیں ہے اس مقام میں یہ اس کا مقام ہی نہیں ہے، مقام یہاں پر ہے کہ جو غلطی ہے اس کی نشاندہی کی جائے تاکہ اس کا علاج ہو سکے۔ اگر آپ غلطی بیان کرتے ہیں اچھائی بھی بیان کرتے ہیں علاج کیسے ہوگا تنبیہ کیسے ہوگی آگاہی کیسے ہوگی؟! اور جو اصل مقصد ہے آگاہ کرنے کا وہ باقی تو نہیں رہے گا نا!"وإنه لذو محاسن" (اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی اچھائیں بھی ضرور ہیں (اللہ اکبر))۔

یہ شیخ صاحب نے اس لیے بات کہی ہے کہ بعض بے وقوف احمق لوگ جو ہیں وہ بعض صحابہ پر کلام کرتے ہیں ان کی تنقید کرتے ہیں ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ معروف صحابي ہیں اور اسلام قبول کیا ہے (وحسن اسلامہ رضی اللہ عنہ) خود اسلام قبول کیا۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا کون ہے؟ اُن کی بیوی ہے اور سیدنا حمزہ کی قاتل ہے (رضی اللہ عنہ وعن الصحابۃ أجمعین)۔ جنگ اُحد میں کس کے کہنے پر وحشی نے قتل کیا؟ اچھا عجب بات دیکھیں جنگ اُحد میں جتنے بھی مخالف تھے اکثر جو مخالف تھے مشرکین کے لشکر میں جو سردار تھے (چھوٹوں کو چھوڑیں جو بڑے تھے) پانچ فگر یاد ہیں آپ کو کون ہیں؟ ابو سفیان اُن کی بیوی ہند، وحشی، خالد بن ولید، عکرمہ بن ابو جہل پانچوں مسلمان! (اللہ اکبر)۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا بھی دی ہے دی ہے کہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ کی حکمت کیا ہے؟ پانچوں کے پانچوں مسلمان ہوگئے (سبحان اللہ)، ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ (القصص:56)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمة الله عليه" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "جرح رواة الحديث بالحق" (حدیث کے راویوں کی جرح کرنا حق کے ساتھ)"وبدع المبتدعة واجب شرعاً" (اور بدعتیوں کی بدعت کا رَد کرنا جرح کرنا بھی واجب ہے شرعاً)۔

جب کسی شخص سے غلطی ہوتی ہے مخالفت ہوتی ہے اس غلطی کا رَد کیا جاتا ہے تنقید کی جاتی ہے۔ اسے تنقید کہیں اسے رَد کہیں اسے جرح کہیں اسے کوئی بھی لفظ دے دیں سب ملتے جلتے الفاظ ہیں مترادفات ہیں سارے کے سارے کوئی یہ نہ کہے کہ فلاں شیخ کہتا ہے جرح نہیں ہے، فلاں شیخ کہتا ہے تنقید نہیں ہے۔ ایک ہی بات ہے کوئی جرح کہتا ہے کوئی تنقید

کہتا ہے کوئی رَد کہتا ہے لیکن سب ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں سب کا اس پر اجماع ہے کہ جب کسی سے غلطی ہو تو اس کی نشاندہی کی جاتی ہے۔اہل سنت میں سے ہے اس کا مقام باقی رہے گا احترام باقی رہے گا، اہل بدعت میں سے ہے "ولا كرامة" تو اس کی کوئی عزت کوئی احترام نہیں رہے گا اس کی مخالفت بھی کی جائے گی اس کی لوگوں کے سامنے بات کی وضاحت بھی کی جائے گی اس بات کا رَد بھی کیا جائے گا اور اس کی مذمت بھی کی جائے گی۔اور مخالف کی مخالفت کرنا شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں؟"واجب شرعاً" جس میں رواۃ الحدیث بھی شامل ہیں۔

ایک راوی سے غلطی ہو گئی ہے چھوڑ دیں اسے ؟اچھا راوی کی غلطی کو چھوڑ دیا نتیجہ کیا نکلے گا؟ دیکھیں کتنا خطرناک معاملہ ہے اصل مسئلہ صرف راوی کی غلطی کا نہیں ہے اصل مسئلہ دین کا ہے۔دین کیا ہے؟" قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "۔اگر راوی کی غلطی پر ہم خاموشی اختیار کریں اور جرح نہ کریں تو پھر حدیث میں غلطی ہو گی کہ نہیں؟ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ راوی کی غلطی سے فرمان بن گیا کہ نہیں؟ دین بن گیا کہ نہیں بنا؟ کون ذمے دار ہے اُس کا؟

اس لیے اللہ تعالیٰ نے خاص لوگوں کو توفیق عطا فرمائی ہے واللہ، زندگی وقف کی ہے بعض علماء نے علمائے اہل حدیث نے علمائے حدیث نے زندگی وقف کر کے ایک ایک راوی کی نشاندہی کرنا، لاکھوں کی تعداد میں میرے بھائیو لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کی زندگی کے بارے میں پوری بائیو گرافی جاننا!

میں آپ کو صرف ایک ہزار بائیو ڈیٹا(Bio-Data) دیتا ہوں بعض لوگوں کا جن کے بارے میں کیا معلومات ہیں جاب کے لیے کتنی معلومات ہوتی ہیں؟ چند معلومات ہوتی ہیں جو جاب کے تعلق سے ہیں اس میں چاچا کون ہے ماما کون ہے، کتنے چاچے ہیں کتنے مامے ہیں، کتنے کزن ہیں، کہاں پر شادی کی ہے، کیسا وہ گھرانہ ہے، اس کا سسر کیسا ہے ساس کیسی ہے، کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے، گھر میں جانور پالے ہیں کہ نہیں پالے ہیں، اس کا اخلاق کیسا ہے کردار کیسا ہے یہ ساری چیزیں کسی کو پتہ ہوتا ہے؟! ایک ہزار کہاں کر سکتے ہیں ہم لوگ؟! اچھا صرف پڑھنا نہیں ہے یہاں پر اسے دل میں بٹھا دینا ہے حفظ کرنا ہے۔جب بھی اس کا نام آئے نا اُس نام جیسے اور بھی تو ہیں نا چار پانچ لوگ دس لوگ سب کا الگ الگ کا پتہ ہے کبھی مکس نہیں ہوتے۔اور جس کا پتہ نہیں ہے کہ کون ہے کہتے ہیں مجہول ہے، مجہول ہو گیا روایت گئی۔

واللہ یہ علم نہ تو کسی تہذیب میں کبھی تھا نہ کبھی ہوگا! نہ کسی زمانے میں تھا اور نہ کبھی ہوگا! صرف مسلمانوں کی یہ پراپرٹی ہے اور یہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے یہ علم مسلمانوں کے لیے خاص ہے اور بعض جاہل لوگوں نے واللہ اس عظیم خزانے کو گنوانے کی ناکام کوشش کی ہے اور یہ کہا ہے "کہ ان سے بھی تو غلطیاں ہوتی ہیں، غلطیاں تو محدثین سے بھی ہوتی ہیں کیونکہ یہ لوگ بھی تو انسان ہی ہیں بشر ہیں"۔ وہ بے چارا یہ نہیں جانتا کہ وہ پورے دین کی بنیاد کو ہلانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

مودودی صاحب نے کیا کہا؟ "محدثین نے جو قاعدے بنائے ہیں وہ بھی تو آخر بشر ہی تھے نا ان سے غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں"۔ یعنی جو تصحیح و تضعیف حدیث کی کی گئی ہے اس میں غلطی موجود ہے کیونکہ تصحیح و تضعیف کرنے والوں نے راویوں کی تصحیح و تضعیف کی ہے اور راویوں کی تصحیح و تضعیف کرنے والے بھی تو بشر تھے کون تھے فرشتے تھوڑی تھے! تو غلطی کا امکان ان سے بھی تھا اس لیے غلطی کے امکان کی وجہ سے ان کے جو قواعد ہیں یہ صرف سپورٹو (supportive) تو ہو سکتے ہیں لیکن بنیاد نہیں ہو سکتے تصحیح و تضعیف کی۔ اچھا بنیاد کیا ہے جناب کیا بنیاد ہے ؟! ذوق، مزاج۔ ایک مزاج خاص مزاج بن جاتا ہے قرآن اور سنت پر روشنی ڈالنے سے سیرت پر عبور حاصل کرنے سے ایک خاص مزاج بن جاتا ہے اس مزاج سے پرکھ لیتے ہیں صحیح یا ضعیف حدیث ہے۔

(پھر جب بولتے ہیں تو کہتے ہیں یہ بولتے ہیں!)۔

ہمارا موضوع کیا ہے ؟ ''الرد علی المخالف''، غلط بولا ہے اگر نہ کہتے تو ہم بھی نہ کہتے غلطی اُن سے پہلے ہوئی۔ اور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں؟ ''جرح رواۃ الحدیث بالحق وبدع المبتدعة واجب شرعاً''۔ کتنے لوگوں کو پتہ تھا کہ یہ بات مودودی صاحب نے کی ہے ؟ تو بتانا چاہیے کہ نہیں کب تک یہ چھپاتے رہیں گے ؟ تفہیمات مسئلہ کے اعتدال میں ذرا جا کر دیکھیں کہ کس طریقے سے محدثین کے قواعد کی بلکہ میں کہتا ہوں کہ دین کی بنیادوں کو ہلانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے لیکن انداز بڑا خوبصورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا'' (بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی مٹھاس اور ایسا انداز بیان دیا ہے جس کا جادو سا اثر ہوتا ہے)۔ اور بعض لوگ جہالت کی وجہ سے جادو کے اثر میں بس گم ہو جاتے ہیں اور جادو کا اثر اُن پر ہو جاتا ہے! (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین))۔

آگے جو جملے ہیں شیخ صاحب حفظہ اللہ جو ہیں وہ شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی بات آگے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں" وقال، ومثل أئمة البدع من أهل المقالات المخالفة للكتاب والسنة فإن بيان حالهم وتحذير الأمة منهم واجب باتفاق المسلمين" (اور اس واجب پر اتفاق ہے یعنی اجماع ہے)" حتى قيل لأحمد بن حنبل الرجل يصوم ويصلي ويعتكف أحب إليك"، إلی آخر۔" وقال"، یہ پچھلے درس سے پچھلے درس میں اس کو ہم نے بیان کیا ہے اور صفحہ نمبر 72 میں دیکھیں اسی کتاب میں "يقول شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله، و مثل أئمة البدع من أهل المقالات المخالفة للكتاب و السنة أو العبادات المخالفة للكتاب والسنة"۔ یہ پورا ہم پڑھ چکے ہیں کہ نہیں پڑھ چکے ؟ پڑھ چکے ہیں اس لیے اس کو دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے جس نے نہیں سنا تو وہ ریکارڈنگ سے سن سکتا ہے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (35: کن سلفیاً علی الجادة) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔